48983 ـ نماز عيدين كا حكم

سوال

نماز عيدين كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

نماز عيدين كے حكم ميں علماء كرام كے تين قول ہيں:

پہلا قول:

يہ سنت مؤكده ہے، امام مالك اور امام شافعى كا مسلك يہى ہے.

دوسرا قول:

يہ فرض كفايہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ كا مسلك يہى ہے.

تيسرا قول:

يہ ہر مسلمان پر واجب ہے، لہذا ہر مرد پر واجب ہے، اور بغير كسى عذر كے ترك كرنے پر گنہگار ہو گا، امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ تعالى كا مسلك يہى ہے، اور امام احمد سے ايك روايت، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ اور شوكانى رحمہما اللہ نے اسى قول كو اختيار كيا ہے.

ديكھيں: المجموع (5 / 5) المغنى (3 / 253) الانصاف (5 / 316) الاختيارات (82).

تيسرے قول والوں نے كئى ايك دلائل سے استدلال كيا ہے، جن ميں چند ايك يہ ہيں:

1 ـ ارشاد بارى تعالى ہے:

اپنے رب كے ليے نماز ادا كرو، اور قربانى كرو الكوثر (2).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

اس کی تفسیر میں مشہور یہ ہے کہ: اس سے مراد نماز عید ہے. اھـ

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ: اس آیت سے مراد عمومی نماز مراد ہے، نہ کہ یہ نماز عید کے ساتھ خاص ہے.

چنانچہ آیت کا معنی یہ ہوا کہ: نماز اور قربانی صرف اللہ وحدہ کے لیے ادا کرو، تو یہ بھی مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی طرح ہو گا:

کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے **الانعام** (162).

آیت کی تفسیر میں یہ قول ابن جریر اور ابن کثیر رحمہما اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے.

دیکھیں: تفسیر ابن جریر (12 / 724) اور تفسیر ابن کثیر (8 / 502).

تو اس بنا پر اس آیت میں نماز عید کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں پائی جاتی.

2 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیا ہے، حتی کہ عورتوں کو بھی وہاں جانے کا حکم دیا.

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحی میں (عید گاہ کی طرف) نکلنے کا حکم دیا، اور قریب البلوغ اور حائضہ اور کنواری عورتوں سب کو، لیکن حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں، اور وہ خیر اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شريك ہوں, وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اگر ہم میں سے کسی ايك کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کی بہن اپنی اوڑھنی دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (324) صحیح مسلم حدیث نمبر (890).

العواتق: عاتق کی جمع ہے، اور اس کا معنی وہ لڑکی ہے جو قریب البلوغ ہو یا بالغ ہو چکی ہو، یا پھر شادی کے قابل ہو.

ذوات الخدور: كنوارى لڑكيوں كو كہتے ہيں.

اس حديث سے نماز عيد كے وجوب كا استدلال پہلى آيت سے زيادہ قوى ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى " مجموع الفتاوى" ميں كہتے ہيں:

" ميرے خيال ميں نماز عيد فرض عين ہے، اور مردوں كے ليے اسے ترك كرنا جائز نہيں، بلكہ انہيں نماز عيد كے ليے حاضر ہونا ضرورى ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قريب البلوغ اور كنوارى لڑكيوں اور باقى عورتوں كو بھى حاضر ہونے كا حكم ديا ہے، بلكہ حيض والى عورتوں كو بھى نماز عيد كے ليے نكلنے كا حكم ديا، ليكن وہ عيد گاہ سے دور رہيں گى، اور يہ اس كى تاكيد پر دلالت كرتا ہے" اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى لابن عثيمين (16 / 214).

اور ايك دوسرى جگہ پر رقمطراز ہيں:

" دلائل سے جو ميرے نزديك راجح ہوتا ہے وہ يہ كہ نماز عيد فرض عين ہے، اور ہر مرد پر نماز عيد ميں حاضر ہونا واجب ہے، ليكن اگر كسى كے پاس عذر ہو تو پھر نہيں " اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى (16 / 217).

اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى اس كے فرض عين ہونے كے متعلق كہتے ہيں:

دلائل ميں يہ قول ظاہر ہے، اور اقرب الى الصواب يہى ہے" اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى ابن باز (13 / 7).

واللہ اعلم .